کرنل محمد خان بطور مزاح نگار

ڈاکٹر نائلہ عبدالکریم

Dr. Naila Abdul Karim

Federal Urdu University for Arts, Science and Technology, Islamabad.

ڈاکٹر وسیم انجم

Dr.WaseemAnjum

Chairman, Department of Urdu,

Federal Urdu University for Arts, Science and Technology, Islamabad.

Abstract:

Humorisa difficult task but there is also a successful class to scatter a smile on people's faces for the tension surrounding environment. Because social disorders,social issues and domestic situation cause mental stress for good man. Such a job of humorist is likegood psychiatrist who strives to reduce environment pressure through his humor. That's why healthy society goes on. This article mentions the comic services of Pak Army's leading humorist Colonel Muhammad Khan who has become the source of reducing nervous conflict of human race.

مزاح نگاری دنیائے ادب کا خاصا ہے۔اس صنف کا تعلق براہِ راست اصلاحِ فرد و معاشرہ سے ہے۔انسانی تجربات اور عمیق مشاہدات سے تخلیق پانے والا مزاح تمسخر، پھکڑ پن اور طنز و تعریض سے تعبیر نہیں کیا جا سکتا۔اس کا تو مقصد ہی دلآویزی، فرحت و انبساط اور انسانی اخلاقیات کی درست سمت متعین کرنا ہے۔اس لیے ہر دور میں تخلیق پانے والا مزاح اپنے دور کا عکاس ہوتا ہے۔جس سے اس دور کی معاشرت عیاں ہوتی ہے۔مزاح نگاری کو کامیاب بنانے کے لیے مزاح نگار دانستہ طور پر تخلیقی لغزش سے دامن بچانے کی کوشش کرتا ہے تا کہ تخلیق پانے والا ادب محض طنز و دشنام طرازی کا مرقع نہ بن جائے بلکہ معاشرے کے کمزور عناصر انتہائی احتیاط اور چابک دستی سے نمایاں کیے جائیں تا کہ معاشرے کے مظلوم لوگ اور مسائل میں گھرے ہوئے افراد کی محرومیوں کا ازالہ ہو سکے۔مزاح کا مقصد نہ تو کسی کی دل آزاری کرنا ہوتا ہے اور نہ ہی کسی کا تمسخر اڑا کر کسی کو شرمندہ کرنا مقصود ہوتا ہے۔بلکہ اس کا مقصد معاشرے کی ناہمواریوں سے نبرد آزما ہو کر کائنات میں جرأت سے زندگی گزارنے کا ڈھنگ سکھانا ہوتا ہے۔اسی لیے ڈاکٹر وزیر آغا نے اسٹیفن لی لاک کی مزاح نگاری کے حوالے سے پیش کی گئی تعریف درج کی ہے جو کچھ اس طرح سے ہے۔

''مزاح کیا ہے؟ یہ زندگی کی ناہمواریوں کے اس ہمدردانہ شعور کا نام ہے جس کا فن کارانہ اظہار ہو جائے۔''(۱)

مزاح سے ماحولیاتی دباؤ اور اعصابی تناؤ کو کم کر کے خوشگوار احساس میں جینے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ایسے میں پاک فوج کے کرنل محمد خان بطور مزاح نگار کے ایسی منجھی ہوئی شخصیت ہیں جن کی مزاح نگاری فردومعاشرے کو گویا آکسیجن مہیا کرنے کے مترادف ہے۔ کیونکہ ایک طرف تو ہماری افواج ہر اعتبار سے ہمارے ماتھے کا جھومر ہیں۔ دوسری طرف اس قدر سخت ذمہ داری کہ مبادا چھوٹی سی کوتاہی کسی بڑے نقصان کا پیش خیمہ ثابت نہ ہو۔ ایسے میں مزاح نگاری جیسی صنف پر قلم اٹھانا جوئے شیر لانے کے برابر ہے۔

کرنل محمد خان ۵ اگست ۱۹۱۰ء کو ضلع چکوال کے قصبہ بلکسر میں پیدا ہوئے۔ وہ پاکستان کے نامور مزاح نگار تھے۔ وہ مزاح نگاری کی مثالی شخصیت پطرس بخاری کو اپنی تحریری زندگی کا مرشد گردانتے تھے۔ ایم اے اقتصادیات کرنے کے باوجود علمی تشنگی باقی تھی اور ویسے بھی قوم کے جوانمرد فارغ بیٹھنا پسند نہیں کرتے۔ وہ ہر وقت اپنی علمی پیاس بجھانے کے لیے کوئی شغل تلاش کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ کرنل محمد خان نے اپنی تعلیمی قابلیت کو مزید جلا بخشنے کے لیے بی ٹی میں داخلہ لیا۔ وہاں کا ماحول آزاد پنچھیوں کے لیے پابند قفس کی مانند تھا۔ جس کا اظہار کرنل محمد خان ان الفاظ میں کرتے ہیں:

''اسے ہم سنٹرل ٹریننگ کالج کی بجائے سنٹرل جیل زیادہ سمجھتے تھے۔''(۲)

انہی حالات کے پیش نظر کرنل محمد خان نے ''بی ٹی نامہ'' کے عنوان سے نظم لکھی اور طلبہ کے مسائل انتظامیہ کے گوش گزار کیے۔ جن کا پھر کافی حد تک ازالہ بھی ہوا۔ مگر زندگی میں ایک خلا باقی تھا کہ ایف ایس سی میں اچھے نمبر حاصل کرنے کے باوجود کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج میں داخلہ نہ لیا اور پاک فوج میں قسمت آزمائی کو ترجیح دی۔ حالانکہ آج کے ترقی پذیر دور میں ڈاکٹر بننا کسی بھی بچے کے لیے بہت بڑے اعزاز کی بات ہے۔ والدین اپنی کمائی کا بیشتر حصہ بچے کو ڈاکٹر بنانے میں صرف کرتے ہیں لیکن کرنل محمد خان قوم کے وہ بہادر سپوت تھے جن کی خواہش پاک فوج میں کمیشن حاصل کرنا ہی تھا۔ مگر عمر کی قید آڑے آ رہی تھی۔ ایک دن کرنل محمد خان کو اپنے ایک دوست غلام علی کے ذریعے پاک فوج میں کمیشن کا اشتہار شائع ہونے کا علم ہوا تو اپنی دیرینہ آرزو کی تکمیل کی اُمید نظر آئی اور بالآخر کمیشن کے لیے منتخب ہو گئے۔ کرنل محمد خان پاک فوج میں اپنے داخلے کے بارے میں یوں رقم طراز ہیں:

''جنوری ۱۹۴۰ء میں ہر چند کہ پولینڈ اور ہٹلر کے دوسرے ہمسائے جرمن بمباروں اور ٹینکوں کے درمیان پُرسکون زندگی بسر کر رہے تھے تاہم باقی دنیا بفضل خدا خیریت سے تھی اور ہمارے ملک ہندوستان میں انگریز کی برکت سے اس شدت سے امن برپا تھا کہ شیر بکری مع جملہ ہندوستانیوں کے ایک گھاٹ پانی پی رہے تھے۔ چنانچہ صلح و آشتی کے اس ماحول میں کسی کو گمان تک نہ تھا کہ عین اس وقت ملک کے ایک گوشے میں ایک اہم جنگی واقعہ کی ابتدا ہو رہی ہے۔ یعنی لاہور میں ایک نوجوان کالج چھوڑ کر جنگ میں کود پڑنے پر تُل گیا ہے۔ یہ نوجوان میں ہی تھا۔''(۳)

کرنل محمد خان پاک فوج کے شعبہ تعلیم کے ڈائریکٹر تھے۔ انھوں نے برطانوی راج میں ہندوستانی فوج میں بھی کام کیا اور دوسری جنگ عظیم میں مشرق وسطیٰ اور برما کے محاذ پر خدمات انجام دیں۔(۴) کرنل محمد خان کے اندر ایک ادیب کروٹیں لے رہا تھا اور مسلسل کرنل محمد خان کے ساتھ آنکھ مچولی بھی کھیل رہا تھا۔ جو ''بلی چوہے'' کے عنوان کے تحت لکھی کہانی کی شکل میں نمودار ہونے کے بعد بجنگ آمد جیسی بلند پایہ تصنیف کا پیش خیمہ ثابت ہوا۔ یہ ایک مزاحیہ سوانح ہے جو ۱۹۶۶ء میں کتابی شکل میں شائع ہوئی۔ اس کتاب کی اشاعت پر سید ضمیر جعفری اظہار خیال کرتے ہوئے کہتے ہیں:

> ''اس کتاب کی اشاعت اردو ادب کے اہم واقعات میں سے ہے۔ جس وسعت اور دلی گرم جوشی کے ساتھ اس کی پذیرائی ہوئی ہے وہ اُردو کی بہت کم کتابوں کے حصے میں آئی ہے۔''(۵)

''بجنگ آمد'' کرنل محمد خان کے پاک فوج کے اس تجربے پر مبنی کتاب ہے جو انھوں نے بنفس نفیس نبھایا۔ جو حقیقت اور مزاح کا حسین امتزاج ہے۔ یہ کوئی چٹکلے نہیں جنہیں پڑھ کر قاری لوٹ پوٹ ہو جائے بلکہ سچائی کے لبادے میں لپٹی مزاحیہ مضامین کی شکل میں کرنل محمد خان کی زمانۂ جنگ کی داستانِ حیات ہے۔ جس میں کچھ کھٹی اور کچھ میٹھی کارگزاریوں کو عمدہ پیرائے میں بیان کیا گیا ہے۔ کرنل محمد خان نے دورانِ ملازمت اپنے اُس دور کی تلخیوں کو ایسی خوش بیانی سے لیس کیا کہ چھوٹی چھوٹی مشکلات سے گھبرانے والے اور ہمت ہارنے والے انسانوں کو جینے کا ڈھنگ آجائے۔ کرنل محمد خان کا لطیف اور پرسرور مزاح ندرتِ فکر اور شائستگی وفطری پن کا پروردہ ہے جس کی وجہ سے کرنل محمد خان کی مزاحیہ تحریریں قاری کو ہلکے پھلکے انداز میں گدگداتی ہیں اور اردگرد کی فضا میں کھوکھلے انسانی قہقہوں کی آوازیں گونجنے کے بجائے چہروں پر میٹھی مسکان بکھرتی ہے۔ کرنل محمد خان کے اسلوب مزاح نگاری کی سید ضمیر جعفری ان الفاظ میں تعریف کرتے ہیں:

> ''کرنل محمد خان کو ظرافت تک پہنچنے کے لیے کسی تمہید کا پل نہیں باندھنا پڑتا نہ وہ قہقہوں کے جزیرے آباد کرتے ہیں۔ واقعات کی گردن میں لطائف کی بجتی ہوئی گھنٹیاں بھی وہ آویزاں نہیں کرتے۔ ان کا لطیف اور لچکیلا مزاح ان کے اسلوب تحریر کا جزو ہے، ان کے نقطۂ نظر کی پیداوار ہے۔''(۶)

''بجنگ آمد'' نے نئے مظاہر مزاح تازگی وکشادگی، ہنستی، مسکراتی گنگناتی اور لہلہاتی وغیرہ سے اردو ادب کو متعارف کروایا۔ یوں اس کتاب کا انحصار سنی سنائی یا ادھر اُدھر کی باتوں پر نہیں بلکہ صاحب حال کی دیدہ وری اور بانک پن کا نچوڑ ہے۔ یہ کتاب کرنل کی وردی میں ملبوس بیدار و بالغ ادیب کی آنکھوں دیکھے، کانوں سنے اور خود پر بیتے واقعات کا عرق دو آتشہ ہے۔ سید ضمیر جعفری ''بجنگ آمد'' کی تعریف ان الفاظ میں کرتے ہیں:

> ''انسانوں کی طرح کتابیں بھی قسما قسم کی ہوتی ہیں۔ مثلاً ''بزرگ کتابیں''، ''نادان کتابیں'' وغیرہ وغیرہ۔ ''بجنگ آمد'' ایک دوست کتاب ہے۔ یعنی ایسی کتاب جس پر دل ٹوٹ کر آجائے۔ جس کے ساتھ وقت گزار کر آدمی دلی راحت محسوس کرے۔ جس سے بار بار گفتگو کرنے کو جی چاہے۔ دوست، جو خوش رو بھی ہے، خوش مذاق بھی، شوخ بھی ہے اور دلنواز

بھی۔'' (۷)

کرنل محمد خان ''بجنگ آمد'' میں اپنی ملازمت کے حقائق کو تمام جزئیات کے ساتھ مزاح کے پردے میں ان کے اصلی رنگ میں پیش کرتے ہیں جو پاک فوج میں شامل ہونے والوں کے لیے مشعل راہ ہیں۔ وہ نوجوان جو پاک فوج میں داخلے کا متمنی ہو وہ مزاح ہی مزاح میں بغیر اُکتائے ہر اس جزو سے واقفیت حاصل کر سکتا ہے جو پاک فوج میں داخلے کے بعد اس کے لیے کسی اچنبھے کا باعث بن سکتی ہے۔ کرنل محمد خان ''بجنگ آمد'' میں عنوان ''عشق لفظینی ومشکلہا'' میں لکھتے ہیں:

''منزل مقصود کی جھلک توقعات کے بہت غیر مشابہ تھی۔ ہماری جائے قیام کے خدو خال بنگلے کی نسبت جیل سے زیادہ ملتے جلتے تھے۔'' (۸)

اسی طرح پاک فوج میں ہر چیز کا بغور مشاہدہ کیا جاتا ہے اور ہلکی سی جنبش کو بھی نظر انداز نہیں کیا جاتا۔ جیسا کہ ڈرل کے آغاز سے پہلے کپتان صاحب Turnout یعنی یونیفارم وغیرہ کا معائنہ کرتا ہے اور ایسے باریک انداز میں معائنہ کرتا ہے کہ گمان گزرتا ہے گویا خوردبین کے نیچے رکھ دیا گیا ہے۔ ایک ایک چیز مثلاً بوٹ، پٹی، نمبر، بٹن، پیٹی، فلیش وغیرہ چیک کر کے عیب ڈھونڈنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اسی چیکنگ سے عیب ڈھونڈ نکالنے کا ذکر کرتے ہوئے کرنل محمد خان کہتے ہیں:

''کمانڈر صاحب نے ہمیں دیکھتے ہی جیسے پہچان لیا اور فرمایا ''کیڈٹ نمبر ۱۵ کالر پر ایک سفید ذرہ DressedIncorrectly سزا تین ایکسٹرا ڈرل۔'' (۹)

کرنل محمد خان نے بیرون ملک کے تین دورے کیے جن میں سے ایک نجی اور دو سرکاری تھے۔ ان تین دوروں پر مشتمل سفرنامہ ''بسلامت روی'' کے نام سے تحریر کیا۔ یہ کتاب ۱۹۷۵ء میں چھپی۔ اس سفرنامے میں سفر سے قبل رخصت حاصل کرنے کا احوال بڑے لطیف انداز میں پیش کرتے ہیں:

''چائے کے بعد کارِ جہاں کو طاقِ نسیاں پر رکھتے ہوئے قواعد رخصت کے صحیفے کا مطالعہ شروع کر دیا۔ دورانِ تلاوت غنچۂ دل بتدریج وا ہونے لگا اور جب پڑھ چکے تو سیسہ ایک سدا بہار گلشن تھا۔'' (۱۰)

''بسلامت روی'' میں ہوائی میز بانوں کا نہایت جامع اور دل آویز انداز میں کراچی تک پہنچنے کا منظر بیان کرتے ہیں۔ جس کا مقصد طنز نہیں بلکہ حقیقت تک رسائی ہے۔ ایک ایئر ہوسٹس کے حسن و جمال کی یوں تعریف کرتے ہیں:

''یہ لب، یہ گلاب کی پنکھڑیاں، ایک سچی اور کھری ایئر ہوسٹس کے تھے۔ جس کی تخلیق میں فطرت اور انتخاب میں پی آئی اے سے کوئی ایک غلطی بھی نہیں ہوئی تھی۔ پہلی نگاہ پر ہی ہمارے پنڈی سے کراچی تک کے گلے ڈھل گئے اور دوسری نگاہ پر ہم نے جملہ متعلقان پی آئی اے کے لیے عام معافی کا اعلان کر دیا۔'' (۱۱)

''بسلامت روی'' میں کراچی سے لبنان کی دوروزہ سیاحت، جنیوا کا دوروزہ قیام اور بالآخر برطانیہ کی سہ ماہی مصروفیات تک جا کر دم لیتا ہے۔ برطانیہ کے ماہ و دن طویل ترین حصہ ہونے کی وجہ سے سست روی کا شکار ہیں۔ مگر برطانیہ کے بعد پیرس، فرینکفرٹ، استنبول اور تہران میں صنف نازک کی بھی بھرمار ہے۔ جس کا اظہار کرنل محمد خان نے ان الفاظ میں کیا ہے:

''یہ کتاب سفرنامے سے زیادہ آدمی نامہ ہے۔اس میں مقامات کا ذکر کم اور شخصیات کا زیادہ ہے۔۔۔۔اور شخصیات کا رنگ وہی ہوتا ہے جو مصنف کو نظر آئے، نہ کہ جو میر پوریوں کو دکھائی دے۔۔۔۔پھر شخصیات میں بھی اکثریت صنف لطیف کی ہے۔اور صنف لطیف میں تو یقیناً اکثریت حسینوں کی ہے۔''(۱۲)

''بسلامت روی'' کے بعد کرنل محمد خان کی تصنیف ''بزم آرائیاں'' کا ذکر کرنا ضروری ہے۔مصنف نے کتاب کے مضامین کو عشقانے، انشائیے اور مصنف بیتی کے تحت تین قسموں میں تقسیم کیا ہے۔عشقانے کے تحت عشقیہ واقعات کو افسانے کے انداز میں پیش کیا گیا۔انشائیے کے تحت عمومی واقعات جبکہ مصنف بیتی کے تحت مصنف نے اپنی پیشہ وارانہ زندگی کے کچھ واقعات کو مزاحیہ انداز میں پیش کیا ہے۔اب ولایت جانے سے پہلے کرنل محمد خان اپنی پرانی کار بیچنا چاہتے تھے جس کی خصوصیات وہ کچھ اس طرح مزاحیہ انداز میں پیش کرتے ہیں:

''ایک کار، خوش رفتار، آزمودہ کار، قبول صورت، فقط ایک مالک کی داشتہ، مالک سمندر پار جا رہا ہے، فون نمبر ۹۰۲۲۶ سے رابطہ قائم کریں۔''(۱۳)

مصنف کی تصانیف ''بجنگ آمد'' اور ''بسلامت روی'' کے برعکس ''بزم آرائیاں'' میں مصنف نے متفرق مضامین جمع کیے ہیں جن میں تسلسل کا مزا تو نہیں مگر تنوع کی چاشنی ضرور ہے، اور اس کا مقصد بھی قارئین کو ہشاش بشاش کرنا ہے تا کہ گھر بیٹھے تفریحی مزے لوٹیں۔کرنل محمد خان اپنی تصنیف ''بزم آرائیاں'' کے بارے میں کہتے ہیں:

''اس کتاب کی بیشتر تحریریں تفریحی انداز میں لکھی گئی ہیں۔ان سے نہ ہی افراد کی عاقبت سنورنے کا امکان ہے اور نہ امتوں کی تقدیر بدلنے کا۔ہاں یہ ممکن ہے کہ ان تحریروں سے آپ کے چہرے پر نہ سہی، آپ کے ذہن میں ایک روشنی کی کرن پھوٹ پڑے۔ایک فرحت کی کرن۔''(۱۴)

مزاح نگار کا کام جوکر کے کام سے مختلف ہوتا ہے۔مزاح نگار قاری کو شائستہ الفاظ سے شگفتہ احساس منتقل کرتا ہے تا کہ زندگی کے غم، غلاظت، غبار اور رونا دھونا دب جائے۔یہ سارے آرام تو انسان کی عملی زندگی میں بھی بہت ہیں۔تحریروں میں بھی در آئیں تو انسان ظاہراً صحیح سلامت نظر آئے گا مگر حقیقتاً نادار، غم زدہ، پریشان حال ہوگا۔اس لیے کرنل محمد خان نے جو مزاح تخلیق کیا اس سے حتی المقدور گھر کو پھولوں سے اور چہرے کو تبسم سے آراستہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔تاہم اس کتاب کی خاصیت عشقانے کی سرخی کے تحت لکھی گئی کہانیاں محض افسانے ہی نہیں ہیں بلکہ ہر کہانی کی بنیاد ایک سچا واقعہ ہے۔پروفیسر مجتبیٰ حسین نے بزم آرائیاں کو جس انداز میں دیکھا اور پرکھا وہ پیش خدمت ہے۔

''بزم آرائیاں۔یہ ان کی تیسری تصنیف ہے۔کرنل محمد خان کے مزاح میں بے فکری اور فکر مندی دونوں اس وجہ سے پائی جاتی ہیں کہ بعض باتیں وہ کھل کر کہتے ہیں اور بعض جگہ خاموشی مصلحت کوشی بن جاتی ہے۔کرنل محمد خان کے مزاح میں جڑواں بچوں سی ہم طبعی پائی جاتی ہے۔ان کے منصب اور ان کی مزاح نگاری میں خوشگوار تعاون ہے۔مثال کے طور پر شرابی

کبابی، خیالات پر پریشان، ضروری ہے ایک خوشامد کی اور ریٹائرمنٹ کا ذائقہ پڑھ لیجئے۔
مصنف کے نام کے جز وکل موجود ملیں گے۔'' (۱۵)

کرنل محمد خان کے قلم سے شاہکار مزاحیہ ادب تخلیق ہوا جو اس بات کا ثبوت ہے کہ پاک فوج کے بہادر سپاہی کا ذہن جنگ اور امن کا گہوارہ ہوتا ہے جو انسانی یک جہتی، دائمی مفاہمت، احساس تحفظ اور خلوص کی تائید کے لیے تخلیقی مزاح لکھتا ہے۔ اس اعتبار سے کرنل محمد خان کے لیے مزاح فطری حسن کا پَرتو ہے۔ ان کی پہلی تین کتابوں (بجنگ آمد، بسلامت روی اور بزم ارائیاں) کے علاوہ چوتھی کتاب بدیسی مزاح (پاکستانی لباس میں) انگریزی سے اردو میں ترجمہ شدہ کہانیوں پر مشتمل ہے۔ جس میں انگریزی ادب کے مزاح پاروں کا اردو زبان میں ترجمہ ہے۔ یہ کتاب ۱۹۹۲ء میں شائع ہوئی۔

انگریزی سے اردو میں ترجمہ شدہ کہانیوں پر مشتمل ہونے کی وجہ سے مذکورہ کتاب کو کرنل محمد خان اپنی تخلیق نہیں سمجھتے۔ کرنل محمد خان کی وسعت نظری اور علمی عظمت کی وجہ سے قاری کو متنوع موضوعات پر مبنی مزاحیہ مواد میسر آیا جو پُر مغز ہونے کی وجہ سے بے جا تکرار اور پھیکا پن جیسی خامیوں سے تہی دامن ہے۔ تشکیل پاکستان کے بارے میں بجنگ آمد کے آخری پیراگراف میں کرنل محمد خان رقم طراز ہیں:

''سیسل ہوٹل مری کا کمرہ نمبر ۲۶ ایک منکسر مزاج سا سنگل کمرہ ہے۔ لیکن ہمارے لیے عظیم تاریخی حیثیت رکھتا ہے۔ اسی کمرے میں ہم پر ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان کی پہلی صبح طلوع ہوئی۔ اسی کمرے میں ریڈیو پاکستان کا پہلا نشریہ سنا۔ گویا اسی کمرے میں وطن عزیز کی آزادی کی ابتدا ہوئی۔'' (۱۶)

کرنل محمد خان نے واقعات کے بیانیے میں اسلوب کی یکسانیت کے باوجود معلومات کا بیش بہا خزانہ پیش کیا ہے جو انسانی نفسیات سے ہم آہنگ ہے۔ بصیرت اور مشاہدات کی باریک بینی کے باعث تحریریں انتہائی دلچسپ اور لطیف نمونہ محسوس ہوتی ہیں۔ ''بسلامت روی'' میں ایک جگہ لکھتے ہیں:

''کمرے میں داخل ہونے لگے تو پہلا تاثر حسرت کا تھا، دوسرا حیرت کا اور تیسرا عشرت کا۔'' (۱۷)

کرنل محمد خان کے بے باک مزاح کے بارے میں ناقدین نے اپنی اپنی آراء پیش کیں۔ مشتاق احمد یوسفی آپ کے ہم عصر مزاح نگار ہیں۔ وہ آپ کی مزاح نگاری کے حوالے سے یوں اظہار خیال کرتے ہیں:

''اُردو مزاح کو کرنل محمد خان نے ایک نیا بانکپن اور اندازِ دلبری بخشا ہے جو صرف انہی کا حصہ ہے۔'' (۱۸)

پاکستان کے عظیم مزاح نگار نے ۲۹ سال فوج میں سروس کرنے کے بعد ۱۹۶۹ء میں وردی کو خیر باد کہا اور ۲۳ اکتوبر ۱۹۹۹ء کو راولپنڈی پاکستان میں انتقال ہوا اور انھیں گاؤں بلکسر ضلع چکوال میں آپ کی بیگم کے پہلو میں سپرد خاک کیا گیا۔

حوالہ جات

۱۔ وزیر آغا، ڈاکٹر، مزاح اور مزاح نگار، مشمولہ: نقوش، طنز و مزاح نمبر، لاہور: ادارہ نقوش، س۔ن، ص: ۵۳

۲۔ محمد اسماعیل صدیقی، بریگیڈیئر، کرنل محمد خان: شخصیت وفن، اسلام آباد: اکادمی ادبیات پاکستان، ص:۲۲
۳۔ محمد خان، کرنل، بجنگ آمد، اسلام آباد: دوست پبلی کیشنز، ۲۰۱۳ء، ص:۱۲
۴۔ جنگ، روزنامہ، ۲۴ اکتوبر ۱۹۹۹ء
۵۔ محمد خان، کرنل، بجنگ آمد، ص:۹
۶۔ ایضاً، ص:۹
۷۔ ایضاً، ص:۹
۸۔ ایضاً، ص:۲۵
۹۔ ایضاً، ص:۲۹
۱۰۔ محمد خان، کرنل، بسلامت روی، لاہور: غالب پبلشرز، ۱۹۹۲ء، ص:۱۹
۱۱۔ ایضاً، ص:۵۱
۱۲۔ ایضاً، ص:۱۳
۱۳۔ محمد خان، کرنل، بزم آرائیاں، لاہور: غالب پبلشرز، س ن، ص:۵۳
۱۴۔ ایضاً، ص:۱۱
۱۵۔ محمد اسماعیل صدیقی، بریگیڈیئر، کرنل محمد خان: شخصیت وفن، ص:۱۳۲
۱۶۔ محمد خان، کرنل، بجنگ آمد، ص:۳۲۲
۱۷۔ محمد خان، کرنل، بسلامت روی، ص:۸۸
۱۸۔ محمد اسماعیل صدیقی، بریگیڈیئر، کرنل محمد خان: شخصیت وفن، ص:۱۲۱

☆......☆......☆